المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفےٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
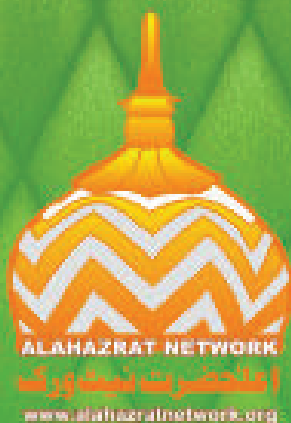
اور مدرسہ امینیہ دہلی کے مفتی حبیب المرسلین نے جواب لکھا کہ — ہند کے علاقہ میں سود کا لینا مطلق ناجائز ہے مگر غیر مسلم کی بینک میں سود کی رقم چھوڑنی نہیں چاہیے بلکہ ان سے لے کر ایسے محتاجوں پر صرف کرنی چاہئے کہ جن کا ذریعہ بظاہر کچھ بھی نہ ہو اور بظن غالب یہ بات ثابت ہو کہ اگر یہ مال محتاج نہیں کھائیں گے تو ان کی جان تلف ہوگی۔

حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ سے ان جوابات کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے جوان کا رد فرمایا اس کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ پہلے نے حنفی مذہب میں بعض جگہ سود کو حلال بتایا حالانکہ وہ حرام قطعی ہے کہیں بھی حلال نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مطلقاً حرام فرمایا۔ ارشاد ہے حَرَّمَ الرِّبٰوا لہ

اور لطف کی بات یہ ہے کہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر مسلم کا غیر مسلم کو روپیہ دے کر اس سے نفع لینا جسے سود کہا حنفیوں کے نزدیک جائز بتا کر کہا کہ لے لے اور اپنے صرف میں نہ لائے غریبوں کو دے دے — سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ان کے نزدیک سود لینا جائز ہے تو اس کا اپنے اوپر خرچ کرنا کس نے حرام کر دیا۔ اور پھر جب وہ سود ہے تو اس کا لینا ایسا ہی ہے جیسے شراب اپنے پینے کے لئے نہ لے دوسروں کو پلانے کے لئے لے تو ان کے نزدیک جائز مگر جب کہ مفت ملے — یعنی کوئی کافر اپنی خوشی سے کسی مسلمان کو شراب دے تو ان کے نزدیک اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ اسے لے لے خود نہ پیے ان غریب مسلمانوں کو پلا دے جو کافروں کی بھٹی سے خرید کر پیتے ہیں اور اپنا پیسہ کافروں کو دیتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ ایسی بھٹی سے خریدتے ہوں جس کا روپیہ کسی مشن کے لئے ہو یا مشن ہی کی تجارتی شراب کے دوکان سے — لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم — اور دوسرے کا جواب بھی محض بیہودہ ہے اور اس پر بھی وہی مواخذات ہیں جو پہلے شخص کے جوابات پر ہیں بلکہ اس سے زائد ہیں۔

حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کی اس تحریر سے ان کے تبحر علمی کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے اور دیوبندی مسلک کے یہ مشہور مولوی آپ کی جلالت علمی کے سامنے طالب علم معلوم ہوتے ہیں — تفصیلی جواب مزید مواخذات کے ساتھ اس کتاب کے صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ ہو۔

سنی فتوای کا رد

کسی نے سنی مدرسہ کے مفتی سے سوال کیا کہ زید نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ تو میرے نکاح سے باہر ہے میری بیوی نہیں رہی اور نہ میرے کام کی ہے۔ پھر اس کو گھر سے نکال دیا۔ دو سال سے وہ اپنے میکہ میں ہے۔ تو ایسی صورت میں اس کی زوجہ نکاح میں رہی یا نہیں؟

لہ پ ۳ سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵

سنی مفتی نے چار عالموں کی تصدیقات سے فتوای لکھا کہ زید کی زوجہ کو طلاق ہو گئی۔ اور تین حیض گذرنے سے غیر حاملہ کی عدت گذر جاتی ہے۔ دوبارہ نکاح بغیر حلالہ ہوسکتا ہے۔

جب یہ فتوای حضرت مفتی اعظم ہند کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ سوال اگرچہ بہت گول دمول تھا مگر سوال دیکھتے ہی یہ خیال ہوا کہ شوہر نے یہ الفاظ بطور انشاء نہیں کہے ہوں گے بلکہ اخبارًا سائل سے واقعہ کی تفصیل پوچھی تو یہی معلوم ہوا کہ اس نے یہ اس لئے کہے تھے کہ عورت اس کی بے اجازت چلی گئی تھی۔ جاہلوں میں یہ غلط بات مشہور ہے کہ اگر عورت بے اجازت شوہر گھر سے قدم نکالے تو وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے۔ شوہر نے اس باطل بات پر وہ کہا، نہ یہ کہ اسے طلاق دینا مقصود تھا اور اس وقت طلاق دینے کے لیے یہ لفظ کہے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں اصلاً طلاق نہ ہوئی۔

اور اگر یہ واقعہ نہ بھی ہوتا بلکہ بطور خود اس نے یہ الفاظ کہے ہوتے جب بھی علی الاطلاق حکم طلاق صحیح نہیں ہوتا کہ یہ کنایات ہیں اور کنایہ محتاج نیت ..... تو علی الاطلاق حکم طلاق یقیناً محض باطل ــــ پھر حضرت نے اپنے دعوای کے ثبوت میں فقہائے کرام کی عبارتوں کو پیش فرمایا۔

حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے اس فتوای میں بھی آپ کی وسعت نظر و شان فقاہت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ فقہائے کرام کا یہ قول بالکل صحیح ہے من لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل یعنی جو اپنے زمانہ والوں کے احوال و اقوال کو نہ پہچانے وہ جاہل ہے ــــ یہ فتوای دلائل و براہین کے ساتھ اس مجموعہ کے صفحہ ۳۶۳ پر طبع ہے۔

ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتوای

۹۷-۱۳۹۶ھ مطابق ۷۷-۱۹۷۶ء ایمرجنسی کے دور میں جب حکومت نے نسبندی کا جبری قانون نافذ کیا تو لوگوں کو پکڑ پکڑ کر زبردستی ان کی نسبندی کی جانے لگی اور گورنمنٹ کے ملازمین کو سخت تاکید کی گئی کہ خود نسبندی کراؤ اور پانچ دس آدمیوں کو پکڑ کر بھی لاؤ ورنہ تنخواہ روک دی جائے گی اور یا تو ملازمت سے نکال دیئے جاؤ گے حکومت کے اس ظلم و زیادتی کے سبب پورے ملک میں کھلبلی مچ گئی۔ کانگریسی مفتی جو پہلے اگمنہ اور پھر کانگریس کے اشارۂ ابرو پر ہر کام کرتے رہے۔ انھوں نے حکومت سے سودا کر لیا اور نسبندی کے جائز ہونے کا فتوای دے دیا۔

حکومت نے اس فتوای کو ذریعہ بنا کر نسبندی میں اور شدت پیدا کر دی۔ گاؤں اور دیہات میں گھوم